بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِخوانُ المُسلِمین

کے بارے میں

عُلمائے سنّت

کے اقوال







• ترجمہ •

حافظ عبدالتواب محمدی

(فاضل جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں)

• نظرثانی •

دکتور طارق صفی الرحمٰن مبارکپوری

(نائب مفتی جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں وسابق مدرس مسجد نبوی)

ناشر: جمعیت اہل حدیث کلیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، وعلىٰ آله وصحبه، ومن اتبع هداه

أما بعد! اخوان المسلمین کے تعلق سے علمائے اہل سنت کے چند فتاوے پیش خدمت ہیں:

مفتیٔ عام شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا فتویٰ

سوال: اس امت میں فرقہ بندی سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: ''عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سوائے ایک کے سب جہنم میں جائیں گے۔'' (الحدیث) تو کیا اپنے تمام تر شرکیہ اعمال اور بدعات کے ساتھ تبلیغی جماعت اور مسلم حکمرانوں سے علاحدہ ہوکر کے علاحدہ گروہ بنانے والے اخوان المسلمین۔۔۔ یہ دونوں ہلاک ہونے والوں فرقوں میں داخل ہیں؟

جواب: یہ دونوں بہتّر فرقوں میں داخل ہیں۔ جو بھی اہل سنت والجماعت کے عقیدے کی مخالفت کرے گا تو وہ بہتّر فرقوں میں داخل ہوگا۔ ''**میری امت**'' کہنے کا مطلب ہے ''**امت اجابہ**'' جنھوں نے اللہ کی طرف سے پیش کردہ دعوت کو قبول کیا اور اسی کے حکم کی تابعداری کا اظہار کیا۔ اس امت کے تہتّر فرقے ہوں گے، (ان میں ایک) سلامتی اور نجات پانے والا گروہ وہی ہے جس نے اللہ کے دین کی تابعداری کی اور اس پر استقامت اختیار کئے رہا۔ بقیہ بہتّر فرقوں میں کافر و نافرمان اور بدعتیوں کے مختلف اقسام ہیں۔

سائل: اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں بہتّر فرقوں میں شامل ہیں؟

جواب: ہاں! یہ دونوں بہتّر فرقوں میں شامل ہیں۔ (وفات سے دو سال قبل شہر طائف میں ہوئے ایک المنتقی سے ماخوذ)

سوال: اخوان المسلمین نامی تنظیم مملکت سعودی عرب میں کافی وقت سے آئی ہوئی ہے اور طلبہ کے درمیان اس کی کافی ایکٹیوٹیز دیکھنے میں آ رہی ہیں،

اس تنظیم کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ یہ اہل سنت والجماعت کے منہج سے کس قدر موافقت رکھتے ہیں؟

جواب: اخوان المسلمین نامی تنظیم پر چنندہ اہل علم تنقید کرتے رہے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کی اللہ کی توحید، شرک کے انکار اور بدعت کے خاتمے کی طرف دعوت دینے میں کوئی ایکٹیوٹی نہیں ہوتی۔ ان کے کچھ مخصوص اسلوب ہیں جن میں اللہ کی طرف اور اہل سنت والجماعت کے عقیدہ صحیحہ کی طرف دعوت دینے کے جذبے وجد وجہد کی کمی ہے۔ اخوان المسلمین کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ سلفی دعوت یعنی اللہ کی توحید کی طرف دعوت دینے پر اور قبروں کی عبادت، مُردوں سے تعلق اور اہل قبور جیسے حضرت حسین اور حسن رضی اللہ عنہما یا کسی اور سے مدد طلب کرنے کے انکار پر خصوصی توجہ دیں۔ انھیں اصل بنیاد یعنی "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کے معنیٰ پر خصوصی توجہ دینا چاہئے۔ یہی دین کی اصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکّہ میں سب سے پہلے اللہ کی توحید یعنی "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کی طرف دعوت دی۔ بہت سارے اہل علم اسی بات کو لے کر اخوان المسلمین پر تنقید کرتے ہیں، یعنی اللہ کی توحید اور اس کے لئے مخلص ہونے کی طرف دعوت دینے میں اور جہلاء نے مُردوں سے تعلق قائم کرنے، ان سے مدد مانگنے، ان کے لئے نذر و نیاز کرنے اور قربانی دینے کا جو نیا طریقہ ایجاد کر لیا۔ جو کہ کھلا ہوا شرک اکبر ہے ان سب پر انکار کرنے پر انکار کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اسی طرح ان پر سنت کا اہتمام نہ کرنے یعنی سنت کی اتباع نہ کرنے، حدیث شریف پر توجہ نہ دینے اور اس امت کے سلف، احکام شریعت کے بارے میں جس منہج پر تھے اس کی تابعداری نہ کرنے کی وجہ سے بھی ان پر تنقید کی جاتی ہے۔ اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں جن کی وجہ سے میں نے علمائے کرام کو اخوان المسلمین پر لوگ تنقید کرتے ہوئے سنا۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ انھیں توفیق دے، ان کی مدد کرے اور ان کے احوال کی اصلاح فرمائے۔ (آمین) ("مجلة المجلة" شمارہ نمبر: 826 سے منقول)

محدث کبیر شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا فتویٰ

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ کہنا درست نہیں ہے کہ اخوان المسلمین، اہل سنت والجماعت میں سے ہیں، اس لئے کہ وہ سنت کے خلاف جنگ کرتے ہیں۔'' (''تبلیغی جماعت'' اور ''اخوان المسلمین'' کے تعلق سے شہر ریاض میں منعقد خطاب سے ماخوذ)

علامہ شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کا گروہ بندی کے بارے میں فتویٰ

سوال: کیا کتاب وسنت میں حزبیت اور گروہ بندی کے جواز کے بارے میں کوئی آیت یا حدیث موجود ہے؟

جواب: کتاب وسنت میں گروہ بندی اور الگ الگ جماعت بنانے کی کوئی دلیل نہیں بلکہ کتاب وسنت میں اس کی مذمت آئی ہے۔ اللہ فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ (سورہ انعام:159)

ترجمہ: ''جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔'' اللہ کا یہ بھی فرمان ہے: ﴿كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ﴾ (سورہ مومنون:53)

ترجمہ: ''ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں مگن ہے۔'' اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ گروہ بندیاں، اللہ کے احکامات کے منافی ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس آیت میں وارد ترغیب کے بھی خلاف ہے: ﴿وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ﴾ (سورہ مومنون:52)

ترجمہ: ''اور یہ تمہاری اُمت ایک ہی اُمت ہے اور میں تمہارا رب ہوں، پس مجھی سے تم ڈرو۔''

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ: دعوت اسی وقت موثر ہوگی جبکہ وہ کسی گروہ کی ماتحتی میں دی جائے؟

ہمارا جواب یہ ہے کہ: ایسا کہنا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ دعوت اس وقت موثر ہوگی جب انسان کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے سایہ تلے ہو اور نبی اکرم ﷺ وخلفائے راشدین کے نقشِ قدم پر چلے۔ (من شریط مجموع کلام العلماء فی عبدالرحمٰن عبدالخالق: الوجہ الثانی)

علامہ شیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ کا فتویٰ

سوال: کیا یہ جماعتیں (اخوان المسلمین اور تبلیغی جماعت وغیرہ) ہلاک ہونے والے بہتّر فرقوں میں داخل ہیں؟

جواب: جی ہاں! دعوت یا عقیدہ یا کسی بھی اصول ایمان میں اسلام کی جانب نسبت رکھنے والا کوئی بھی شخص اہل سنت والجماعت کی مخالفت کرتا ہے تو وہ بہتّر فرقوں میں داخل ہے اور وعید میں شامل ہے۔ اور اس کی مخالفت کے بقدر اس کی مذمت اور سزا کا تعین ہوگا۔

سوال: اسلامی ممالک میں پائے جانے والے تبلیغی جماعت، اخوان المسلمین اور حزب التحریر جیسے فرقوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہم پر واجب ہے کہ اس طرح کی دراندازجماعتوں کو قبول نہ کریں۔ اس لئے کہ یہ جماعتیں ہمیں منحرف کر دینا اور فرقوں میں بانٹ دینا چاہتی ہیں کہ یہ تبلیغی ہے اور یہ اخوانی ہے وغیرہ وغیرہ۔۔۔ یہ فرقہ بندی کیوں؟ یہ تو اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے۔ ہم ایک جماعت ہیں اور واضح دلیل پر قائم ہیں۔ ہم گھٹیا چیز کے بدلے میں سب سے بہتر چیز کا سودا کیوں کریں؟ اللہ نے ہمیں اجتماعیت، اُلفت اور صراطِ مستقیم کی ہدایت کی نعمت سے نوازا ہے، پھر کیوں ہم اس سے تنازل اختیار کریں؟ اور ایسی جماعتوں کی طرف منسوب ہوں جو ہمیں بکھیر دے اور ہمارے اتحاد کو پارہ پارہ کر دے اور ہمارے درمیان دشمنی کے بیج بوئے؟ اسے کبھی بھی جائز نہیں قرار دیا جاسکتا۔" (من کتاب "الاجوبة المفيدة عن اسئلة المناهج الجديدة")



علامہ شیخ صالح اللحیدان حفظہ اللہ کا فتویٰ

شیخ فرماتے ہیں: ”اخوان المسلمین اور تبلیغی جماعت صحیح منہج پر قائم نہیں ہیں، اس لئے کہ اس طرح کے سارے فرقوں اور گروہوں کی اصل، اس امت کے سلف سے نہیں ہے۔

سب سے پہلا فرقہ کا وجود ”شیعہ“ کے نام پر ہوا۔ اور انھوں نے خود کو ”شیعہ“ موسوم کیا۔

البتہ ”خوارج“ خود کو ”مومنین“ سے تعبیر کرتے تھے۔۔۔“ (”فتاویٰ العلماء فی الجماعات واثرھا علی بلاد الحرمین“ تسجیلات منہاج السنۃ السمعیۃ بالریاض)

علامہ شیخ عبداللہ بن غدیان رحمہ اللہ کا فتویٰ

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اس ملک (سعودی عرب) میں کسی نام کی کوئی جماعت نہیں پائی جاتی تھی، لیکن ہمارے یہاں کچھ لوگ باہر سے آئے۔ اور ہر شخص جو اس کے ملک میں پایا جاتا تھا اسی کی بنیاد رکھنے لگا۔ بطور مثال ہمارے یہاں اخوان المسلمین نامی جماعت ہے اور ہمارے یہاں تبلیغی جماعت ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری جماعتیں ہیں، ہر کوئی اپنی جماعت کی نمائندگی کر رہا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ بھی اسی کی جماعت کی پیروی کریں۔ اپنے علاوہ دیگر جماعت کی اتباع کرنے کو حرام قرار دیتا ہے اور اس سے لوگوں کو روکتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اس کی جماعت ہی برحق ہے اور باقی ساری جماعتیں گمراہی پر ہیں۔ دنیا میں کتنے حق پر ہیں؟ حق پر صرف ایک ہی ہے جیسا کہ میں نے آپ سے ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سابقہ امتوں کی فرقہ بندی کو واضح طور پر بیان کر دیا اور یہ بھی بیان کر دیا کہ یہ امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سوائے ایک کے سب جہنمی ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ (ناجی فرقہ) کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”آج جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔“

ہر جماعت نے اپنا الگ نظام بنالیا ہے اور اس کا ایک سربراہ ہے۔ اس میں سے ہر ایک جماعت بیعت پر عمل کرتی ہے اور ان سے ہی ولایت قائم

رکھتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس طرح لوگوں نے ایک ہی ملک کے افراد کو فرقوں میں بانٹ دیا۔ آپ انہیں فرقوں میں بٹے ہوئے پائیں گے۔ ہر فرقہ دوسرے سے دشمنی مول لئے ہوئے ہے۔ کیا یہی سب دین ہے؟ نہیں! یہ سب دین نہیں ہے۔ اس لئے کہ دین تو ایک ہی ہے، حق بھی اور امت بھی ایک ہی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے: ''كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ'' (تم ایک بہترین امت ہو۔) اللہ نے یہ نہیں کہا کہ تم الگ الگ فرقے ہو۔ نہیں، بلکہ کہا: ''كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ'' (تم ایک بہترین امت ہو جنھیں لوگوں کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔)

درحقیقت یہ جماعتیں ہمارے یہاں آئیں اور ہمارے ملک میں اپنی بری حرکات شروع کیں۔ اس لئے کہ یہ جماعتیں خاص کر نوجوانوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ انہیں بڑی عمر کے لوگ نہیں چاہئے، اس کی وجہ یہ ہے کہ بڑی عمر کے لوگوں سے ان کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ یہ مڈل اسکولز، سیکنڈری اسکولز اور کالجز کے طلبہ کے پاس جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ ان مراحل کی طالبات کے ساتھ بھی کرتے ہیں۔ ان مدارس میں اخوان المسلمون اپنا کام کر رہے ہیں۔ اور تبلیغی جماعت بھی سرگرم ہے۔ حد تو یہ ہے کہ طالبات کے مدارس میں بھی یہ سرگرم عمل ہیں۔

اس صورت میں انسان کیوں نہ اپنے رسول کے ساتھ چلے۔'' (فتاویٰ العلماء فی الجماعات وأثرها علی بلاد الحرمین: تسجیلات منهاج السنة بالریاض)

علامہ شیخ عبد المُحسن العبّاد حفظہ اللہ کا فتویٰ

شیخ سے جب تبلیغی جماعت اور اخوان المسلمین کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: ''سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ مختلف نئے فرقے ایجاد کردہ ہیں، جن کی پیدائش چودھویں صدی میں ہوئی۔ اس کے پہلے ان کا نام و نشان تک نہیں تھا، یہ سب عالمِ اموات میں تھے، چودھویں صدی میں ان کی ولادت ہوئی۔

رہی بات صحیح منہج اور صراط مستقیم کی تو اس کی ولادت اور اصل رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے ہے۔اسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ نبی کی بعثت سے قائم تھے۔پس جس نے بھی اس حق اور ہدایت کی پیروی کی وہی سلامتی اور نجات میں ہوگا۔اور جو اس سے اختلاف کرے گا تو وہ منحرف (راہ ہدایت سے بھٹکا ہوا) ہوگا۔

یہ بات تو معلوم ہی ہے کہ ان فرقوں اور جماعتوں میں صحیح اور غلط دونوں ہے،لیکن ان کی خطائیں زیادہ اور سنگین ہیں،جن سے (لوگوں کو) خبردار کرنا ہوگا اور انہیں جماعت کی اتباع کی ترغیب دلانی ہوگی جو کہ اہل سنت والجماعت ہیں اور وہ لوگ ہیں جو اس امت کے سلف کے منہج پر ہیں،جن کا انحصار کتاب وسنت پر ہے،فلاں فلاں کی باتوں پر۔اور چودھویں صدی ہجری میں بنائے گئے منہج وفکر پر ان کا انحصار نہیں۔اس لئے کہ یہ سب جماعتیں یا وہ دو جماعتیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ان کا وجود اور ولادت چودھویں صدی میں معروف منہج وافکار کی بنیاد پر ہوئی تھی ان مناہج وافکار کا التزام کرنا جن پر ان کے ایجاد کرنے والے قائم تھے۔یہ کتاب وسنت کے دلائل پر تکیہ نہیں کرتے بلکہ ان کے منہج وعقیدہ کی بنیاد جدید مناہج اور افکار وخیالات پر ہے۔اس کی سب سے واضح دلیل یہ ہے کہ ان کے نزدیک دوستی ودشمنی کا کا معیار جماعت میں داخل ہونا اور ساتھ رہنا ہے۔مثال کے طور پر اخوان المسلمین کی جماعت ہے،جو ان کے ساتھ ملا وہی ان کا ساتھی ہے،یہ اسی سے دوستی رکھیں گے۔اور جو ان کے ساتھ نہیں ملا تو یہ اس کے خلاف ہوں گے۔جو اُن کے ساتھ رہا چاہے وہ کتنا ہی خبیث انسان کیوں نہ ہو چاہے وہ رافضی ہو،یہ ان کا بھائی اور ساتھی ہے۔ان کا منہج یہ ہے کہ ہر ایرے غیرے کو اپنے ساتھ جوڑ لیتے ہیں چاہے وہ صحابہ سے بغض رکھنے والا رافضی ہی کیوں نہ ہو۔جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے آئے حق کو قبول نہیں کرتا جب وہ ان کی جماعت میں شامل ہوتا ہے تو ان کا ساتھی اور ان کا ایک فرد بن جاتا ہے۔اسے وہ حقوق حاصل ہوتے ہیں جو ان کو حاصل ہیں اور اس پر وہ قوانین نافذ ہوتے ہیں جو ان پر نافذ کئے جاتے ہیں۔" (المرجع: فتاویٰ العلماء فی

شیخ صالح بن عبدالعزیز آل شیخ کا فتویٰ

شیخ فرماتے ہیں: ’’رہی بات جماعت اخوان المسلمین کی تو یہ ان کی دعوت کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ ان کے یہاں اپنے آپ کو چھپانا، پردہ پوشی کرنا، چولے بدلنا اور ان لوگوں سے نزدیکی بنانا جن کے بارے میں ان کو گمان ہو کہ وہ انھیں فائدہ پہنچا سکتا ہے، اپنے معاملات کی حقیقت کو اجاگر نہ کرنا، یعنی یہ ایک قسم کے باطنی ہیں۔

حقیقت حال پردۂ راز میں ہے۔ ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایک طویل عرصے تک علماء ومشائخ سے علم حاصل کرتے ہیں۔ یہ (علماء ومشائخ) کے ان معاملات کی حقیقت سے بھی آگاہ نہیں ہوتے۔ کچھ باتیں ظاہر کرتے ہیں باقی چھپائے رکھتے ہیں۔ اپنی ہر بات کو بیان نہیں کرتے۔ اس جماعت کی ایک کھلی عملی پہچان اور اصول یہ ہے کہ جو بھی ان کے منہج کی مخالفت کرتا ہے اس کے تعلق سے اپنے متبعین کی عقلوں پر تالے لگا دیتے ہیں۔ اس طرح تالے لگانے کے ان کے انداز مختلف ہیں: اسی میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ نوجوانوں کو صبح سے شام تک اس طرح مشغول رکھا جائے کہ وہ کسی دوسرے کی بات ہی نہ سن سکیں۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جو ان پر تنقید کرتا ہے اس سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ کوئی ان کے منہج اور فکر کی حقیقت سے واقف ہوکر ان پر تنقید کرنا شروع کر دیا ہے اور نوجوانوں کو ان کی گروہی عصبیت سے خبردار کر رہا ہے تو اپنے افراد کو اس سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں اور اس کے لئے مختلف طریقے اپناتے ہیں۔ کبھی اس پر الزام لگاتے ہیں کبھی اس کے تعلق سے جھوٹ بولتے ہیں، کبھی ایسی باتوں کا الزام لگاتے ہیں جس سے وہ بری ہوتا ہے، جبکہ انھیں بھی پتہ ہوتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے۔ اور کبھی اس کی کسی غلطی سے وہ واقف ہوجاتے ہیں تو اس پر اسے طعن وتشنیع کرتے ہیں، (چھوٹی سے غلطی کو) بڑھا چڑھا کر پھیلاتے ہیں اور اسی بنیاد پر لوگوں کو حق اور ہدایت سے روکتے ہیں۔ اس

بارے میں وہ مشرکین کا سا طرز اختیار کرتے ہیں، یعنی ان کی یہ حرکتیں ویسی ہی ہیں جیسے کہ مشرکین مجمع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صابی (بے دین) کہا کرتے تھے۔ ارے وہ تو ایسا ایسا ہے، ایسا کر کے وہ لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے روکتے تھے۔

اخوان المسلمین کی ایک پہچان یہ بھی ہے جو انھیں دوسروں سے چھانٹ دیتی ہے کہ یہ سنت کا احترام نہیں کرتے اور نہ اس اہل سنت سے محبت کرتے ہیں۔ گرچہ وہ اس کا اظہار کھلے طور پر نہیں کرتے، لیکن حقیقت میں وہ سنت سے محبت نہیں کرتے اور نہ محدثین کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اس کا تجربہ ہمیں ان لوگوں کے ساتھ ہو چکا ہے جو ان کی طرف منسوب ہوتے ہیں یا ان کے بعض لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ شخص جب کوئی حدیث کی کتاب مثلاً صحیح بخاری پڑھنے لگتا ہے یا بعض کتابیں پڑھنے کے لئے مشائخ کے درس میں شریک ہونے لگتا ہے تو وہ اس کو خبردار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ تمھارے فائدے کی چیز نہیں ہے۔ صحیح بخاری پڑھنے سے تمھیں کیا فائدہ ملے گا؟ ان احادیث سے تمھیں کیا فائدہ؟ ان علماء کی طرف دیکھو، کیا حالت ہے ان کی؟ کیا یہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں؟ مسلمانوں کی حالت کتنی خراب ہے۔ یعنی وہ لوگ مسلمانوں کے درمیان سنت کا درس اور اہل سنت سے محبت پیدا ہونے نہیں دیتے، اصل الاصول یعنی عام عقیدے کی بات تو دور کی ہے۔

ان کی ایک خاص پہچان یہ بھی ہے کہ یہ عہدے تک رسائی کی کوشش میں ہوتے ہیں، وہ اس طرح کہ یہ اپنے بڑے لوگوں کو عہدے تک پہنچنے کا ذریعہ بناتے ہیں۔ کبھی یہ بڑے تہذیب وتمدن سے متعلق ہوتے ہیں اور کبھی تنظیمی صلاحیت کے مالک ہوتے یعنی یہ محنت کرتے ہیں اور اپنے بعض افراد کی مدد کرتے ہیں تاکہ وہ ذیلی عہدے تک پہنچ جائے۔ جبکہ وہ بندہ اس بات سے بے خبر ہوتا ہے۔ وہ (اخوانی) اس کے ذریعہ (حکومت کے فیصلوں پر) اثر انداز ہوتے ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں گروہ بندی ہے یعنی فرقہ کے ساتھ ان کو قریب

کرتے ہیں اور جو جماعت کے ساتھ نہیں ہیں ان سے دوری بنائے رہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: فلاں کو دور کرنا بہتر ہے، اسے یہ پوسٹ نہ دی جائے، اسے تدریس نہیں دی جائے، اس مقام پر اسے نہ آنے دیا جائے، ایسا کیوں؟

(وہ کہتے ہیں) اللہ کی قسم! اس پر ملاحظات ہیں! کیا ملاحظات ہیں؟ تو جواب ہوتا ہے کہ یہ ہمارے نوجوانوں میں سے نہیں ہے۔ یہ اخوان المسلمین میں سے نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔

یعنی ان کے نزدیک دوستی اور دشمنی کا معیار صرف ان کی جماعت یا گروہ ہے۔ یہ تو بالکل اسی طرح ہے جیسا کہ حضرت حارث الاشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو بھی جاہلیت کی پکار لگائے گا تو وہ جہنمی شخص ہے۔“ پوچھا گیا: گرچہ وہ نماز اور روزہ کا پابند ہو؟ آپ نے فرمایا: ”گرچہ وہ نماز اور روزہ کا پابند ہو۔ اللہ کے بندو! اللہ نے تمھارا نام مسلمان رکھا ہے تو اللہ کے مومن و مسلمان بندوں کو اسی نام سے پکارو۔“

مشہور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مہاجرین اور انصار کو ایک دوسرے کے خلاف دہائی دیتے ہوئے سنا تو کہا: ”میں تمھارے درمیان موجود ہوں پھر بھی جاہلیت کی پکار لگائی جارہی ہے؟“ باوجود اس کے کہ مہاجرین اور انصار دو شرعی نام تھے لیکن جب ان دوناموں کی بنیادوں پر دوستی اور دشمنی ہونے لگی اور عمومی طور پر اسلام کے نام سے نصرت نکل گئی تو یہ جاہلیت کا دعویٰ بن گیا۔ اخوان المسلمین میں تو جاہلیت کی بہت ساری باتیں ہیں، اسی لئے نوجوانوں پر لازم ہے کہ اس معاملے میں مثالی اور خصوصی توجہ دیں تاکہ اہل سنت والجماعت اور منہج سلف صالحین کی طرف ہدایت ممکن ہو سکے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (سورہ نحل:125)

ترجمہ: ”اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین

ہو۔“

ان کی ایک خاص پہچان جو انھیں دوسروں سے علاحدہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کی دعوت کا اصل مقصود حکومت تک پہنچنا ہے، یہ تو اخوانیوں کے منہج کا بالکل کھلا ہوا معاملہ ہے۔ ان کی دعوت کا مقصد حکومت تک رسائی حاصل کرنا ہے۔ رہی بات لوگوں کو اللہ کے عذاب سے نجات دلانے کی اور قبر اور جہنم کے عذاب سے نجات دلانے والے اور جنت میں لے جانے والے اعمال کی جانب رہنمائی کرکے لوگوں کے لئے رحمت پیدا کرنے کی تو ان سب کا ان کے یہاں کوئی خاص اہتمام نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ اس طرف توجہ دیتے ہیں، اس لئے کہ ان کا مقصد حکومت قائم کرنا ہے۔ ان کا قول ہے کہ ”حکّام کے بارے میں بات کرنے سے لوگ متحد ہوتے ہیں اور لوگوں کی خطاؤں اور گناہ کے بارے میں بات کرنے سے لوگوں میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ تو اس پر محنت کرو جس سے تم لوگوں کے دلوں کو جوڑنے سے روک سکو۔“ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ بنیادی غلطی اور فاسد نیت ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح طور پر بتلادیا ہے کہ قبر میں تین سوال پوچھے جائیں گے: بندے سے اس کے رب، اس کے دین اور اس کے نبی کے بارے میں سوال ہوگا۔ جو شخص ایک طویل مدت تک اخوانیوں کے ساتھ رہے گا تو اسے یہ تک نہیں معلوم ہوگا کہ قبر میں داخل ہونے کے بعد کیا چیز نجات دے گی، کیا یہی اس کے ساتھ خیر خواہی ہے؟ کیا اس کے لئے بھلائی چاہی گئی؟ اخوانیوں نے تو انہیں صرف اپنے مقصد کے لئے استعمال کیا۔ اگر وہ واقعی حقیقی طور پر مسلمانوں کے خیر خواہ ہوتے تو انہیں ایسی باتوں کی نصیحت کرتے جس سے انہیں اللہ کے عذاب سے نجات ملتی۔ لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے، یہی سوال سب سے پہلے بندے سے پوچھا جائے گا۔۔۔۔“ (المرجع: فتاویٰ العلماء فی الجماعات وأثرها علی بلاد الحرمین: تسجیلات منهاج السنة بالریاض)

